1698-ماء زمزم کی فضیلت اور خصوصیات

سوال

کیا زمزم کی کوئی اھمیت وقیمت ہے ، اور کیا کوئی ایسی حدیث وارد ہے جس میں ماء زمزم کو شفا قرار دیا گیا ہے ، یا یہ کہ پینے سے قبل کوئی نیت کرنا ضروری ہے ؟ جزاکم اللہ خیرا ۔

پسندیدہ جواب

مسجد حرام میں مشہور کنویں کا نام زمزم ہے جو بیت اللہ سے اڑتیس 38 ہاتھ کی مسافت پر واقع ہے ، یہ وہی کنواں ہے جو ابراھیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی تشنگی ختم کرنے کے لیے اللہ تعالی نے نکالا گیا تھا جب کہ وہ ابھی دودھ پیتے اور ماں کی گود میں تھے ۔

جب ان کے پاس کھانا پینا ختم ہوا تو ھاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پانی کی تلاش کی لیکن انہیں کچھ حاصل نہ ہوا تو بالآخر وہ اسماعیل علیہ السلام کے لیے اللہ تعالی سے دعا کرتی ہوئیں کوہ صفا پر جا چڑھیں پھر مروہ پر تشریف لے گئیں تو اللہ تعالی نے جبریل امین علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے اپنے پاؤں کی ایڑی ماری تو زمین سے پانی نکل آیا ۔

ماء زمزم نوش کرنا :

اہل علم متفق ہیں کہ خصوصا حج اور عمرہ کرنے والے کے لیے ماء زمزم پینا مستحب ہے ، اور عمومی طور پر ہر مسلمان کے لیے سب حالات میں زمزم پینا مستحب اور جائز ہے ، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماء زمزم پیا ۔ صحیح بخاری (3/492) ۔

اور ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماء زمزم کے بارہ میں فرمایا :

(یہ بابرکت اور کھانا والے کے لیے ایک کھانا ہے) صحیح مسلم (3/1922) ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ (یہ بیماری کی شفا ہے) الطیالسی حدیث نمبر (61) ۔

یعنی زمزم پینے سے کھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور بیماریوں سے شفا نصیب ہوتی ہے لیکن اس میں صدق و سچائی کارفرما ہے ، جیسا کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں ایک ماہ رہے اور صرف زمزم پر ہی گزارا کیا اس کے علاوہ کوئی اور غذا استعمال نہیں کی ۔

اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ زمزم کے بارہ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ، حتی کہ اہل عیال والے لوگ اپنے سب اہل عیال کو لاتے اور وہ زمزم دن کے ابتدائی حصہ میں نوش کرتے اور ہم زمزم کو اہل عیال کا مددومعاون شمار کرتے تھے ۔

عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں زمزم کو شباعۃ (پیٹ بھر دینے والا) کا نام دیا جاتا تھا ۔

علامہ الآبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب انہوں نے پیا تو اللہ تعالی نے اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے کھانا اور پینا بنا دیا ۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالی عنہ جب زمزم کے پاس پہنچے تو کہنے لگے :

اے اللہ مجھے مؤمل نے ابوزبیر عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ماء زمزم اسی لیے ہے جس کے لیے اسے نوش کیا جائے)

اے اللہ میں روزقیامت کی تشنگی دورکرنے کے لیے پی رہاہوں ۔

دوفرشتوں نے بچپن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھی اسی زمزم کے ساتھ دھویااورپھراسے اپنی جگہ پرواپس رکھ دیا ، حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ زمزم کے ساتھ دھونے میں حکمت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ آسمان وزمین اورجنت وجہنم دیکھنے کی لیے طاقت حاصل کرسکیں ، اس لیے کہ زمزم کی خصوصیت ہے کہ وہ دل کا طاقت پہنچاتا اورخوف کوختم کردیتا ہے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شق صدراوراسے زمزم سے دھونے کا واقعہ ابوذررضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں مکہ میں تھا تومیرے گھر کی چھت کھولی گئ اورجبریل علیہ السلام اترے اورمیرا سینہ کھولا ، پھراسے زمزم سے دھویا ، پھرسونے کا ایک حکمت اورایمان سے بھراہوا طشت لائے اوراسے میرے سینہ میں انڈیل کرسینے کوبند کردیا ، پھرمیرا ہاتھ پکڑکرآسمان دنیا پرلے گئے) صحیح بخاری (429/3) ۔

زمزم پینے میں سنت یہ ہے کہ پیٹ بھر کرپیا جائے حتی کہ کوکھیں باہرنکل آئیں اورتشنگی مکمل طورپرجاتی رہے ، فقہاء کرام نے زمزم پینے کے کچھ آداب بیان کیے ہیں جن میں قبلہ رخ ہونا ، بسم اللہ پڑھنا ، زمزم پیتے وقت تین سانس لینا ، پیٹ بھر کرپینا ، اورزمزم پی کرالحمدللہ کہنا ، بیٹھ کرپینا ۔

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی وہ حدیث جس میں انہوں نے یہ ذکرکیا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوزمزم پلایا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے ۔ صحیح بخاری (492/3) ۔

تویہ حدیث جواز کا بیان ہے کہ کھڑے ہوکربھی پینا جائز ہے ، اورکھڑے ہوکرپینے والی حدیث کراہت پرمحمول ہے ، زمزم پینے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ زمزم اپنے سرچہرے اورسینہ وغیرہ پرڈالے ، اورزمزم پیتے وقت کثرت سے دعا کرے ، اوراپنے دنیاوی اوراخروی معاملات کے لیے پی سکتا ہے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(زمزم اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے اسے نوش کیا جائے) سنن ابن ماجہ (1018/2) اوردیکھیں المقاصد الحسنۃ للسخاوی ص (359) ۔

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ زمزم پیتے تویہ دعا پڑھتے : (اللھم إني أسألك علماً نافعاً ، ورزقاً واسعاً وشفاء من كل داء) اے اللہ میں علم نافع اوررزق کی کشادگی اورہربیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں ۔

اوردینوری نے حمیدی رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ :

حمیدی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ہم سفیان بن عیینہ کے پاس تھے توانہوں نے ہیں یہ حدیث بیان کی کہ زمزم اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے وہ نوش کیا جائے ، تو مجلس سے ایک شخص اٹھ کر چلا گیا اور پھر واپس آکر کہنے لگا اے ابو محمد کیا وہ حدیث جو آپ نے زمزم کے بارہ میں بیان کی وہ صحیح نہیں ؟

توانہوں نے جواب دیا جی ہاں ، وہ شخص کہنے لگا : تو میں ابھی زمزم کا ایک ڈول اس لیے پی کر آیا ہوں کہ آپ مجھے ایک سو حدیث بیان کریں توسفیان رحمہ اللہ تعالی کہنے لگے بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ ، توانہوں نے اسے ایک سو حدیث بیان کیں ۔

اور بعض فقہاء نے زمزم کو بطور زادراہ دوسرے ممالک لے جانا مستحب قرار دیا ہے اس لیے کہ اسے جو بھی بیماری سے شفا کے لیے پیئے اسے شفا حاصل ہوتی ہے ، اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ انہوں نے بوتلوں میں زمزم بھر کے لائیں اور فرمانے لگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بھر کرلاتے اور بیماروں پر انڈیلتے اورانہیں پلاتے تھے ۔ سنن ترمذي (37/4)۔

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ زمزم سے پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے ، لیکن انہوں یہ کہا ہے کہ اس کا استعمال ایسی جگہوں پر نہیں کرنا چاہیے جہاں اہانت کا پہلو نکلتا ہو ، مثلا نجاست زائل کرنا وغیرہ ۔

علامہ بھوتی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب : کشاف القناع میں ذکر کیا ہے کہ اور اسی طرح (ماء زمزم کو صرف نجاست وغیرہ کوزائل کرنے میں استعمال کرنا) اس کے شرف کی بنا پر مکروہ ہے ، لیکن اس کا طہارت حدث کے استعمال میں استعمال مکروہ نہیں ۔

اس لیے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ :

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے اور زمزم کا ایک ڈول منگوا کر اس سے وضو کیا اور پیا ۔

اسے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔ انتہی ۔ دیکھیں نیل الاوطار کتاب الطہارۃ باب طھوریۃ ماء البحر ۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ تعالی نے المقاصد الحسنۃ میں کچھ اس طرح کہا ہے کہ :

بعض لوگ یہ ذکر کرتے ہیں کہ زمزم کی فضیلت صرف اس وقت تک ہے جب تک وہ اپنی جگہ (یعنی مکہ) میں ہو اور اگر اسے کسی اور جگہ منتقل کرلیا جائے تو اس کی کچھ حقیقت اور اصل نہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سھیل بن عمرو رضی اللہ تعالی کی طرف خط لکھا کہ اگر میرا خط رات کو پہنچے تو صبح سے قبل اور اگر دن کو پہنچے تو رات ہونے سے قبل میری طرف زمزم روانہ کردو ، اسی خط میں ہے کہ انہوں نے دو مٹکے بھیجے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فتح مکہ سے قبل مدینہ میں تھے ۔

یہ حدیث شواھد کی بنا پر حسن درجہ کی ہے ، اور اسی طرح عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بھی زمزم لے جاتیں اور یہ بتاتیں تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ کام کرتے اور مشکیزوں اور مٹکوں میں زمزم بھر کرلے جاتے اور بیماروں اور مریضوں کو پلاتے اور ان پر انڈیلتے تھے ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے جب بھی کوئی مہمان آتا تو وہ اسے زمزم کا تحفہ پیش کرتے ، اور عطاء رحمہ اللہ تعالی عنہ سے بھی زمزم لے جانے کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما بھی اسے لے کر جاتے تھے ۔

واللہ اعلم.